”......وتقلدت الأمة رسمها، واشتهرت كتابتها بالرسم العثماني، وأجمع الصحابة رضى الله عنهم على ذلك الرسم ولم ينكر أحد منهم شيئا منه وإجماع الصحابة واجب الإتباع۔ ثم استمرّ الأمر على ذلك، والعمل عليه فى عصور التابعين والأئمة المجتهدين، ولم ير أحد منهم مخالفة وفى ذلك نصوص كثيرة لعلماء الأئمة“۔(۴)

یعنی امت نے اسی رسم کی تقلید کی ہے اور اسی میں مصحف کی کتابت کا عام رواج ہوا۔ صحابہ کرامؓ کا اس رسم پر اجماع ہوا اور ان میں سے کسی نے اس کا انکار نہیں کیا اور صحابہ کرامؓ کا اِجماع واجب الاتباع ہے۔ پھر یہی طریقہ رائج رہا اور تابعین اور ائمۂ مجتہدین کے ادوار میں اسی پر عمل رہا اور کسی نے اس معاملہ میں اختلاف کا خیال بھی نہیں کیا۔ اس پر علمائے امت کے بہت سے اقوال موجود ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی زیرِ نگرانی ہونیوالی کتابت ہی صحابہ کرامؓ کے لیے قابلِ عمل تھی۔ اُنہی خصوصیاتِ رسم کے ساتھ عہدِ صدیقی اور پھر عہدِ عثمانی میں مصاحف تیار کروائے گئے۔ چنانچہ اسلام کے ابتدائی دور میں لوگوں کے لیے کتابتِ مصحف کا معیار رسمِ عثمانی تھا اور اکثر صحابہؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ نے ہمیشہ رسمِ عثمانی کی موافقت کو ہی معیار سمجھا۔ ابن قتیبہؒ لکھتے ہیں:

”ولولا اعتياد الناس لذلك فى هذه الأحرف الثلاثة (الصلوٰة،الزكوٰة والحيٰوة) وما فى مخالفة جماعتهم لكان أحب الأشياء إلى أن يكتب هذا كله بالألف“۔(۵)

یعنی اگر ان تین کلمات صلوٰۃ، زکوٰۃ اور حیٰوۃ کا واوٴ کے ساتھ املا لوگوں میں رائج نہ ہوتا اور ان کے اتفاق کی خلاف ورزی کا خدشہ نہ ہوتا تو میں ان کلمات کو الف سے لکھنا زیادہ پسند کرتا۔

ایک عرصہ تک اسی طرح معاملہ چلتا رہا یہاں تک کہ علمائے لغت نے فنِ رسم کے لیے ضوابط کی بنیاد رکھی اور قیاساتِ نحویہ وصرفیہ اِس غرض سے وضع کر دیے گئے تاکہ نظامِ کتابت اور تعلیمی سلسلہ میں کسی غلطی یا شبہ کا احتمال باقی نہ رہے۔ قواعدِ ہجا، قواعدِ املا، علم الخط القیاسی والاصطلاحی، یہ وہ سب نام تھے جو اِن قواعد کے لیے وضع کیے گئے۔ لوگوں نے عام لکھنے میں کلمات کے پرانے ہجا کو رفتہ رفتہ ترک کر دیا، لیکن مصاحف میں موجود الفاظ اپنی اُسی ہیئت وصورت میں رہے جس میں اُنہیں عہدِ عثمانؓ میں لکھا گیا تھا۔

مذاہبِ اربعہ کا موقف

مذاہبِ اربعہ کے تمام فقہاؒ نے مصحف کی کتابت اور طباعت میں رسمِ عثمانی کے التزام کی ضرورت پر زور دیا ہے اور اس کی مخالفت کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ اِس پر علما کا اجماع منقول ہے کہ رسمِ عثمانی کی مخالفت جائز نہیں: ”ولا مخالف له فى ذلك من علماءِ الأئمة“ (۶)۔ علامہ الحدادؒ کے بقول علما کا ہمیشہ رسمِ عثمانی پر اجماع رہا ہے اور اِس کی مخالفت کو اجماع سے روگردانی تصور کیا ہے:

”وما دام قد انعقد الإجماع على تلك الرسوم فلا يجوز العدول عنها الى غيرها، إذ لا

يجوز خرق الإجماع بوجه"۔(۷)

علامہ جعبریؒ نے 'روضة الطرائف فی رسم المصاحف فی شرح العقیلة' میں ائمۂ اربعہ کا یہی موقف نقل کیا ہے۔(۸)

مکاتب اربعہ کے فتاویٰ کی تفصیل حسب ذیل ہے

۱۔امام مالکؒ کا مسلک:وقت کے گزرنے کے ساتھ کتابتِ مصحف میں جب رسمِ عثمانی سے مختلف کلمات کا دخول شروع ہوا تو امام مالکؒ (۹۵ھ۔۱۷۹ھ) سے اس ضمن میں استفتا کیا گیا جس کو علامہ دانیؒ نے اِن الفاظ میں نقل کیا ہے:

"......فقیل له : أریت من استکتب مصحفًا الیوم أتری أن یکتب علیٰ ما أحدث الناس من الهجاء الیوم ؟ فقال: لا أری ذلك ، ولکن یکتب علی الکتبة الاولیٰ"۔(۹)

یعنی امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا کوئی شخص لوگوں میں مروّج ہجا پر مصحف کی کتابت کرسکتا ہے تو آپؒ نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ نہیں، بلکہ اسے پہلے طریقے پر ہی لکھنا چاہیے۔امام مالکؒ کے اِس قول کے متصل بعد علامہ دانیؒ نے لکھا ہے کہ امام مالکؒ کے اِس قول سے کسی نے اختلاف نہیں کیا:"ولا مخالف له فی ذلك من علماء الامة"۔امام سخاویؒ نے امام مالکؒ کے قول پر"والذی ذهب الیه مالك هو الحق"کے الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔(۱۰)

۲۔ رسمِ عثمانی کے التزام کے بارے میں امام احمد بن حنبلؒ (۱۶۴ھ۔۲۴۱ھ) کا موقف بیان کرتے ہوئے علامہ زرکشیؒ لکھتے ہیں:

"تحرم مخالفة مصحف الإمام فی واوٍ أو یاءٍ أو ألفٍ أو غیر ذلك"۔(۱۱)

ڈاکٹر عبدالوہاب حمّودہ،امام مالکؒ اور امام احمدؒ کے اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"فإذا عرفنا أن الإمام مالکاً ولد سنة ۹۳ ھ وتوفی سنة ۱۷۹ ھ علی الصحیح، وأن الإمام أحمد ولد سنة ۱٦٤ ھ وتوفی سنة ۲٤۱ھ فهمنا أن الأمة فی القرنین قد أدرکت مخالفة الرسم العثمانی لقواعد کتاباتهم ، ورغبوا فی کتابة المصاحف علی القواعد الکتابیة، فاستفتوا الإمام مالکا فلم یفتهم بجواز ذلك ، وما علینا إلا اتباعهم والإقتداء بهم"۔(۱۲)

یعنی ہم جانتے ہیں کہ امام مالکؒ ۹۳ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں وفات ہوئی اور امام احمدؒ ۱۶۴ھ میں پیدا جبکہ ۲۴۱ھ میں فوت ہوئے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اور دوسری صدی ہجری میں ہی لوگوں نے قواعدِ کتابت میں رسمِ عثمانی کی مخالفت شروع کر کے عام قواعدِ کتابت پر مصاحف کی کتابت کی طرف رغبت کی۔جب امام مالکؒ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے عام قواعدِ کتابت کے جواز کا فتویٰ نہیں دیا۔اب ہمارے اوپر ان کا اتباع اور ان کے قول کی پیروی لازم ہے۔

۳۔شافعی فقہا کا مسلک یہ ہے:

"وجاء فی حواشی المنهج فی فقه الشافعیة مانصه: کلمة الربا تکتب بالواو